بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

واضح رہے کہ اگر ایک ملک کی کرنسی کا تبادلہ دوسرے ملک کی کرنسی کے ساتھ ادھار پر کیا جائے تو اسکے جواز کی تین شرائط ہیں ① جس مجلس میں سودا ہوا ہے اس میں ایک طرف کی کرنسی پر قبضہ ہو جائے ② ادھار کی ایک مدّت متعیّن کی جائے ③ سودے کے وقت کرنسی کی جو بازاری قیمت ہے بعد میں ادائیگی اسی کے مطابق طے کی جائے، زیادہ قیمت نہ طے کی جائے۔

لہٰذا سوال کی مذکورہ صورتوں میں چونکہ ادھار کی صورت میں بازاری قیمت سے زیادہ قیمت وصول کی جارہی ہے جو سود کا حیلہ ہے اور بعض صورتوں میں مدت کا عوض وصول کیا جارہا ہے جو کھلا سود ہے لہٰذا یہ صورتیں اختیار کرنا درست نہیں حرام ہے ان سے بچنا لازم ہے۔

ففی البحوث ص۱۷۰

ولکن جواز ھذہ النسیئة فی تبادل العملات المختلفة یمکن ان یتخذ حیلة لاکل الربوٰی مثلاً اذا اراد المقرض ان یطلب بعشر ربیات علی المأة المقروضة فانہ یبیع مئة روبیة نسیئة من الدولارات التی تساوی مئة عشر ربیات۔ وسداً لھذا الباب ینبغی ان یقید جواز النسیئة فی بیع العملات ان یقع علی سعر السوق السائد عند العقد۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد فرحان فاروق
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۱۳/۵/۱۴۳۱ھ

الجواب صحیح
بندہ محمود اشرف غفر اللہ
۱۳/۵/۱۴۳۱ھ

۹/۱۲۰۷